روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 3 ستمبر 2015ء 18 ذیقعد 1436 ہجری 3 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 201

خدا کے دیوانے

بادۂ عرفاں سے تیری ان کے سر مخمور ہیں
جذبہ الفت سے تیرے ان کے دل معمور ہیں
ان کے سینوں میں اٹھا کرتے ہیں طوفاں رات دن
وہ زمانہ بھر میں دیوانے ترے مشہور ہیں
تیرے بندے اے خدا سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں

(کلام محمود)

اخلاق عالیہ صحابۂ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

معرکہ یرموک سے پہلے فریقین میں سفارتوں کا تبادلہ ہوا تو جارج نامی رومی قاصد نے اسلامی لشکر گاہ میں آکر انہیں باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا پھر جب حضرت ابوعبیدہؓ نے اسلام کا پیغام اسے پہنچایا اور حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں سورہ نساء کی وہ آیات سنائیں جن میں آپ کو خدا کا رسول اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے تو جارج نے حق وصداقت کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کرلیا اور واپس جانے سے انکار کر دیا مگر امین الامت نے باصرار اسے اسلامی سفیر حضرت خالدؓ کے ساتھ واپس جانے پر مجبور کیا اور یوں سفارت کے حق امانت پر بھی کوئی آنچ نہ آنے دی۔ان سفارتوں کے ناکام ہونے کے بعد ابوعبیدہؓ نے میدان یرموک میں اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے معرکہ کی قیادت کی جس میں تیس ہزار مسلمانوں نے کئی لاکھ رومی فوج کو شکست فاش دی اور تین ہزار مسلمانوں کے مقابل پر ستر ہزار رومی مارے گئے۔ (فتوح البلدان صفحہ 141)

بیت المقدس کی تاریخی فتح میں حضرت ابوعبیدہؓ نے اہم کردار کیا۔حضرت عمرو بن العاصؓ کے محاصرہ بیت المقدس کے دوران عیسائیوں نے اس شرط پر صلح کی درخواست کی کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمرؓ خود آکر اس مقدس شہر سے معاہدہ صلح طے کریں چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ کی درخواست پر حضرت عمرؓ نے خود تشریف لاکر معاہدہ صلح فرمایا۔علاوہ ازیں حضرت ابوعبیدہؓ نے ایک عظیم الشان داعی الی اللہ کا کردار ادا کرتے ہوئے ایک طرف شام میں آباد عیسائی عربی قبائل تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام کیا اور وہ آپ کی کوششوں سے مسلمان ہوئے۔ دوسری طرف شامی اور رومی عیسائی بھی آپ کے اخلاق وکردار اور عدل وانصاف سے متاثر ہوکر اسلام میں داخل ہوئے۔ (الفاروق شبلی نعمانی صفحہ 132)

18 ھجری میں حضرت ابوعبیدہؓ عمواس مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے کہ شام میں مہلک طاعون پھوٹ پڑی۔ حضرت عمرؓ ملک شام کے دورہ پر نکلے تھے۔سرغ کے مقام پر حضرت ابوعبیدہؓ نے آپؓ کا استقبال کیا۔یہاں پر آکر پتہ چلا کہ طاعون اور شدت اختیار کرچکی ہے۔صحابہ کرام نے حضرت عمرؓ کو مشورہ دیا کہ وہ یہیں سے واپس چلے جائیں اور طاعون زدہ علاقے میں داخل نہ ہوں ورنہ وبا لگ جانے کا خطرہ ہے۔
(بخاری کتاب الطب باب ما یذکر فی الطاعون)
(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ)

محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کی وفات

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود کی بزرگ خاتون محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ 31/اگست اور یکم ستمبر 2015ء کی درمیانی رات کو وفات پا گئیں۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی پوتی، حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی اور حضرت دخت کرام صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی بہو تھیں۔

آپ 17/اکتوبر 1928ء کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بو زینب صاحبہ کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئیں۔29 دسمبر 1944ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم نواب عباس احمد خان صاحب کے ساتھ آپ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی پھوپھی اور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔تقسیم ہند کے وقت آپ اسی بس میں سفر کرکے قادیان سے لاہور پہنچیں، جس میں حضرت اماں جان اور خاندان حضرت اقدس کی دوسری خواتین سفر کررہی تھیں۔اور لاہور پہنچ کر ابتدائی دنوں میں باقی احباب خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ رتن باغ لاہور میں رہائش اختیار کی۔اس کے بعد وفات تک آپ لاہور میں ہی مقیم رہیں۔آپ بہت غریب پرور، مہمان نواز اور بے تکلف طبیعت کی مالک تھیں۔

باقی صفحہ 8 پر

نماز جنازہ

محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کی نماز جنازہ مورخہ 3 ستمبر 2015ء کو بوقت 5 بجے بعد نماز عصر بیت المبارک میں ادا کی جائے گی۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مکرم سید حسین احمد صاحب

میثاق مدینہ اور میگنا کارٹا

15 جون 2015ء میں میگنا کارٹا (Magna Carta) کو ضبط تحریر میں آئے 800 سال ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا وہ اہم ترین تاریخی مسودہ قانون ہے جس نے ہمارے ترقی یافتہ دور میں انسانی آزادی اور حقوق انسانی کی بنیاد رکھی۔ 15 جون 2015ء کو الزبتھ ملکہ برطانیہ (Queen Elizabeth) نے دریائے ٹیمز کے قریب ایک تقریب کا افتتاح کیا۔ جس میں وزیر اعظم برطانیہ ڈیوڈ کیمرون اور امریکی اٹارنی جنرل کے علاوہ کئی سرکردہ شخصیات نے شرکت کی۔ نیز چھ یادگاری ڈاک کے ٹکٹ بھی رائل میل نے جاری کئے۔

میگنا کارٹا

میگنا کارٹا لاطینی زبان میں عظیم لائحہ عمل کو کہتے ہیں۔ 1215ء میں سیاسی انتشار کے دور میں بادشاہ John اور انگلش چرچ کے درمیان شدید محاذ آرائی کے نتیجہ میں میگنا کارٹا کی بنیاد پڑی۔ یہ بنیادی طور پر ایک امن معاہدہ تھا جس میں موجود سیاسی انتشار کا حل پیش کیا گیا تھا۔ اس معاہدہ کو تھوڑی ہی مدت میں پوپ Pope Innocent III نے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ انتشار کے اس دور میں لاقانونیت عام تھی۔ چرچ اور بادشاہ کو لامحدود اختیارات حاصل تھے۔ غریب لوگوں کی جائیداد پر امراء کا قبضہ تھا اور لوگوں کی جان اور مال غیر محفوظ تھے، اس لائحہ عمل کی منسوخ شدہ عبارت کی دوشقوں کو بعد میں آنے والے بادشاہوں نے بحال کر دیا۔ ان دوشقوں نے آج کے جمہوری ممالک میں قانون کی حکمرانی کے نفاذ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ دوشقیں اس طرح ہیں:

1۔ کسی آزاد انسان کو قید نہیں کیا جائے گا اور نہ حقوق سے محروم کیا جائے گا۔ نہ ہی اس کو اس کی جائیداد سے بے دخل کیا جائے گا اور نہ ہی ملک بدر کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے خلاف طاقت استعمال کی جائے گی سوائے ملکی قانون کے مطابق۔

2۔ کسی کے حقوق آگے فروخت نہیں کئے جائیں گے۔ نہ ہی کسی کو انصاف کی فراہمی میں انکار کیا جائے گا یا تاخیر کی جائے گی۔

گزشتہ صدیوں سے میگنا کارٹا انتہائی اہمیت کی دستاویز بن گیا ہے۔ امریکہ کے قومی حقوق کے قانون، امریکہ کی آزادی کے اعلان اور اقوام متحدہ کے بنیادی انسانی حقوق کے عالمی چارٹر یہ سب میگنا کارٹا کو بنیاد بنا کر تیار کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم برطانیہ کا بیان ہے کہ اس مسودے نے دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ یہ لوگوں کے لئے بڑی حوصلہ افزائی کی بات بنا۔ اس نے ریاست امریکہ کے بانی مبانیوں سے لے کر ہندوستان کی آزادی کے لیڈروں اور جنوبی افریقہ کے نیلسن مینڈیلا، سب کو متاثر کیا۔

15 جون 1215ء کے دن انگلستان کے بادشاہ John نے سرکاری مہر ثبت کر کے برطانیہ کے اعلیٰ ترین قانون کے طور پر جاری کر دیا۔ اس قانون نے بادشاہوں کے اختیارات کو محدود کر دیا۔ اس سے قبل بادشاہ اپنی حکومتی طاقت ''بادشاہوں کے خدائی حق'' کے تصور سے حاصل کرتا تھا۔ میگنا کارٹا کے نفاذ کے ذریعے چرچ کے حقوق کی حد بندی کر دی گئی۔ نیز فوری انصاف کے اصول کا قیام بادشاہوں کو حاصل ہونے والے مالیاتی ٹیکس کی کمی اور اشرافیہ کے حقوق کی حد بندی کر دی گئی۔

انسانی حقوق کے اس قانون کے اعلان کے فوراً بعد اس کو Pope Innocent III نے کالعدم قرار دے دیا کیونکہ اس کے ذریعے سے چرچ کے اختیارات پر شدید زد پڑتی تھی اور چرچ کی گرفت عوام الناس پر ڈھیلی پڑتی تھی۔ کیونکہ اس کے اندر عوام الناس کو زیادہ حقوق اور آزادی کی ضمانت دی گئی تھی۔ تاہم بادشاہ John کے بعد آنے والے بادشاہ ہنری سوئم Henry III نے میگنا کارٹا کو بحال کر دیا۔ اور 1297ء میں اس کی انگریزی قانون کے طور پر باضابطہ توثیق ہوئی۔ جس کے ذریعے تدریجاً برطانوی جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی۔

میگنا کارٹا کو دنیا کی سب سے زیادہ اہم دستاویز قرار دینے والے لوگ اس کی تین وجوہات بتاتے ہیں:

اول۔ اس کے ذریعے پہلی مرتبہ ایسے اصول وضع کئے گئے جن پر عمل درآمد ہر شخص کیلئے بلاتفریق رنگ ونسل ضروری قرار دیا گیا۔

دوئم۔ تاریخ دان میگنا کارٹا کو دنیا کا وہ تحریری آئین قرار دیتے ہیں جس سے راہنمائی لے کر دیگر ممالک میں آئین تیار ہوئے۔

سوئم۔ اسے دنیا کی سب سے زیادہ مبسوط بنیادی انسانی حقوق کی دستاویز قرار دیا جاتا ہے۔

آیئے اب ہم میگنا کارٹا کے مقابل پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے دیئے گئے بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر میثاق مدینہ کا جائزہ لیتے ہیں۔

میثاق مدینہ

جب آپ ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو مدینہ میں یہودیوں اور انصار مدینہ کے کئی قبائل آباد تھے۔ یہ قبائل آپس میں خونریز تصادم میں لگے رہتے اور یوں مدینہ اور اردگرد علاقے میں بدامنی رہتی۔ آپ ﷺ نے انصار اور مہاجرین میں محبت اور اخوت قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ان قبائل میں بھی انصاف پر مبنی مثالی معاشرہ قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ مسلمانوں، یہود کے دس قبائل اور اوس اور خزرج کے بارہ قبائل میں جو امن معاہدہ طے پایا اسے میثاق مدینہ کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے مدینہ میں رہنے والے تمام لوگ اور قبائل کے درمیان انصاف پر مبنی ایک ایسا معاہدہ لکھا گیا جس کے ذریعے رواداری، امن و سلامتی اور آزادی ضمیر اور مذہب کی بنیاد ڈالی۔ جہاں ہر گروہ اور مذہب کو اپنے عقیدہ اور مذہب کے مطابق انصاف کا مساوی حق دیا گیا۔

میثاق مدینہ کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

1۔ معاہدے میں شامل تمام فریقوں کے حقوق وفرائض مساوی ہوں گے۔

2۔ تمام فریق ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہیں گے۔

3۔ کسی فریق کے حقوق پر دست اندازی نہیں کی جائے گی۔

4۔ غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے گا۔ غیر مسلموں کو برابر کی مذہبی آزادی کا حق ہوگا۔

5۔ حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ مسلمان اور غیر مسلم دونوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔

6۔ معاہدے میں شامل تمام فریق مسلمان، یہود اور دیگر قبائل ''امت واحدہ'' یعنی ایک سیاسی امت اور قوت متصور ہوگی۔

میگنا کارٹا اور میثاق مدینہ کے تقابلی جائزہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ میثاق مدینہ جو میگنا کارٹا سے 600 سال قبل تحریر کیا گیا تھا آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کا زیادہ بڑا علم بردار ہے۔ بنیادی انسانی حقوق اور عدل وانصاف کے زیادہ قریب ہے۔ ایک معاشرے میں بلاتفریق مذہب وملت قیام امن کا زیادہ ضامن ہے۔ اور باوجود اختلاف عقیدہ اور مذہب کے، بنی نوع انسان کو امت واحدہ کی لڑی میں پرونے کا بہترین نسخہ تجویز کرتا ہے۔ تاہم یہ بھی ایک المیہ ہے کہ عیسائی دنیا نے میگنا کارٹا کو زیادہ شہرت دی۔ لیکن اپنے وسیع تناظر اور جامعیت کے اعتبار سے میثاق مدینہ عالمی امن کے لئے زیادہ دیرپا اور قابل عمل معاہدہ ہے۔

رپورٹ: مکرم عبدالرؤف طارق صاحب

چھٹا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ
ساؤتومے اینڈ پرنسپ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جماعت احمدیہ ساؤتومے اینڈ پرنسپ کو اپنا چھٹا جلسہ سالانہ 24 مئی 2015ء کو ''روساسانتا کلارا'' (Roca Santa Clara) ضلع می زوشی (Me-Zochi) کے مقام پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ گاہ کو ایک روز قبل خدام اور اطفال نے وقار عمل کر کے تیار کیا اور سٹیج اور تمام جلسہ گاہ کو متعلقہ بینرز سے سجایا۔ اسی طرح ہال کے ایک طرف نمائش بھی لگائی گئی جس میں قرآن کریم کے مختلف تراجم اور مختلف زبانوں میں لٹریچر نیز اندرون ملک جماعت احمدیہ اور ہیومینیٹی فرسٹ کی مساعی پر مشتمل تصاویر رکھی گئی تھیں۔

24 مئی کو پروگرام کے مطابق صبح نو بجے خاکسار نے لوائے احمدیت اور مکرم عبداللہ صاحب لوکل مشنری نے ساؤتومے اینڈ پرنسپ کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور پھر تمام شاملین جلسہ ہال میں اکٹھے ہوئے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پھر ایک طفل نے حضرت اقدس مسیح موعود کا نعتیہ کلام پیش کیا۔ افتتاحی تقریر میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پھر مکرم Sicleioly Lopes Andreza صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کے بارہ میں مختصر تقریر کی۔ مکرم Onildo Lopes Andreza صاحب نے قرآن کریم کا تعارف اختصار سے پیش کیا۔ اگلی تقریر مکرم عبداللہ صاحب لوکل مشنری کی ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آزادی نسواں'' کے موضوع پر تھی۔ ان کے بعد مکرم ابوبکر صاحب نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بائبل کی پیشگوئیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس میں خاکسار اور مکرم عبداللہ صاحب لوکل مشنری نے شرکاء کے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا۔

اس کے بعد مکرم داڈیجل (Dadijel) صاحب نے ''رمضان المبارک کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کے تقاضے'' کے عنوان پر تقریر کی جس کے بعد اختتامی دعا کروائی گئی۔ دعا کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

امسال غیر از جماعت مہمانوں کی کثیر تعداد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ کل مہمان 106 تھے جبکہ احمدیوں کی تعداد 189 تھی۔ اس طرح جلسہ سالانہ کی کل حاضری 295 رہی۔ جلسہ سے ایک روز قبل شدید بارشوں کے باعث لینڈ سلائیڈنگ ہوئی تھی جس کی وجہ سے بعض سڑکیں بند ہوگئی تھیں۔ اس اچانک بندش کی وجہ سے دو جماعتوں سے آنے والے احباب جلسہ میں نہ پہنچ سکے۔ ان جماعتوں سے 30 احباب جماعت جبکہ 12 غیر از جماعت مہمان تشریف لا رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ شاملین جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس ملک میں بھی احمدیت کی روز افزوں ترقی کے سامان فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

جان الیگزینڈر ڈوئی۔گمنامی سے عروج تک

(قسط اول)

حضرت مسیح موعود نے 1902ء اور پھر 1903ء میں ڈوئی کو روحانی مقابلہ کا چیلنج دیا۔اس کے نتیجہ میں معجزانہ طور پر ڈوئی اپنے عبرتناک انجام کو پہنچا۔ یہ اتنا بڑا معجزہ تھا کہ امریکہ کے اخبارات نے بھی برملا اس کا اعتراف کیا۔ان تفصیلات کا ذکر جماعت کے لٹریچر میں کئی مرتبہ کیا گیا ہے۔لیکن اس اہم تاریخی واقعہ کی عظمت اور تفصیلات کو سمجھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ڈوئی گمنامیوں سے نکل کر شہرت اور طاقت کے عروج تک کیسے پہنچا؟ اس کے دعاوی کیا تھے؟ اس کے اصل عزائم کیا تھے؟ اس بات کا کیا سبب ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے اسے یہ چیلنج دیا اور آخر میں یہ شخص حضرت اقدس مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق نہایت بے کسی کی حالت میں ہلاک ہوا۔ اس مضمون میں پیدائش سے لے کر اس مرحلہ تک ڈوئی کے حالات زندگی کا ذکر کیا جائے گا، جب پہلی مرتبہ ڈوئی کو حضرت مسیح موعود نے چیلنج دیا تھا۔

پیدائش، بچپن اور تعلیم

جان الیگزینڈر ڈوئی (John Alexander Dowie) کے خاندان کے متعلق کچھ زیادہ معلومات مہیا نہیں ہیں۔ اس کے والد کا نام جان مرے ڈوئی (John Murray Dowie) تھا۔ اس کی والدہ کا نام Ann Macfarlane Mchardie تھا۔ اس کی عمر اپنے خاوند سے کافی زیادہ تھی۔ شادی سے قبل وہ اپنی ہونے والی بیوی کے کرایہ دار کی حیثیت سے سکاٹ لینڈ میں رہتا تھا۔شادی کے وقت اس کی عمر بیس سال تھی۔

جان الیگزینڈر ڈوئی کی ولادت 25 مئی 1847ء کو ہوئی۔ اپنی زندگی کے آخری حصہ میں ڈوئی نے یہ انکشاف کیا کہ اس کے اصل باپ کا نام کچھ اور تھا۔ چونکہ بعد میں ان کی والدہ نے جان مرے ڈوئی سے شادی کی اس لیے وہ تمام عمر ان کی طرف منسوب ہوتا رہا۔

ڈوئی نے زندگی کے ابتدائی تیرہ سال سکاٹ لینڈ میں ہی گزارے۔ اپنے بچپن کے متعلق ڈوئی کا کہنا تھا کہ وہ زیادہ تر غربت اور بیماری میں ہی گزرا۔ مناسب کپڑے نہ ہونے کی وجہ سے وہ باقاعدہ سکول نہیں جاسکا۔ البتہ بچپن سے مذہب کی طرف رجحان تھا اور اپنے والد کے ساتھ مشنری دوروں پر جاتا رہا۔ اس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس نے بائبل چھ سال کی عمر میں پڑھ لی تھی۔ جب ڈوئی کی عمر تیرہ سال تھی تو یہ خاندان نقل مکانی کر کے جنوبی آسٹریلیا میں Adelaide میں رہنے لگا۔ یہاں پر ڈوئی کے ماموں کا جوتوں کا کاروبار تھا۔ کچھ عرصہ ڈوئی نے اپنے رشتہ دار کے ساتھ کام کیا اور پھر مختلف جگہوں پر ملازمتیں کیں۔ اپنے رشتہ دار کے ساتھ کام کرتے ہوئے ایک بار ڈانٹ پڑنے پر ڈوئی نے اسے مارنے کے لیے کوئی چیز اٹھا لی۔ اس وقت اس کاروبار کا مالک اتنا خوفزدہ ہو گیا کہ اسے وہ جگہ چھوڑنی پڑی۔ بعد میں اس نے کہا کہ اگر اس لڑکے کا مزاج اسی طرح رہا تو یہ مزاج اسے پھانسی کے پھندے تک پہنچا دے گا۔

عملی زندگی کا آغاز

لیکن جلد ہی ڈوئی نے اپنے لیے بہتر آمد کے مواقع پیدا کر لیے۔ بیس سال کی عمر میں اس نے اپنے لیے ٹیوٹر کا انتظام کیا اور پادری بننے کی تیاری شروع کی۔ پندرہ ماہ کی ابتدائی تعلیم کے بعد اس نے ایڈنبرا یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور تعلیم کے لیے واپس سکاٹ لینڈ آ گیا۔ اسے ایڈنبرا میں قیام کے دوران وہاں کے ایک بڑے ہسپتال میں اعزازی پادری کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ بعد میں جان الیگزینڈر ڈوئی کی ڈاکٹروں کی شدید مخالفت کھل کر سامنے آئی۔ بعض کا خیال ہے کہ اس کی بنیاد انہی فرائض کی بجا آوری کے دوران پڑی تھی۔ تعلیم کے دوران اسے والد کے کاروبار میں نقصان کے باعث آسٹریلیا بھی آنا پڑا اور پھر آسٹریلیا میں ہی پادری کی حیثیت سے کام شروع کیا۔

(The personal letters of John Alexander Dowie, compiled by Edna Sheldrake, published by Wilber Glenn Voliva, Zion City, Illinois, USA 1912, p13&14)

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p 6&9)

(John Alexander Dowie and the Christian Catholic Apostolic Church In Zion, by Rolvix Harlan, Published by Press of R.M.Antes Evansville Wis.1906,p 29)

پادری کی حیثیت سے کام کا آغاز

اس مرحلہ کے بعد اپریل 1872ء میں ڈوئی نے جنوبی آسٹریلیا میں پادری کی حیثیت سے کام کا آغاز کیا۔ اس کی پہلی تقرری ALMA کے مقام پر ہوئی۔ لیکن جلد ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ اس مقام پر کم وسائل کے چرچ سے وابستہ افراد کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لیے اسے وہاں پر اپنا کوئی مصرف نہیں نظر آتا تھا۔ اس لیے اس نے دسمبر میں ہی اس جگہ سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد وہ سڈنی (SYDNEY) کے قریب MANLY BEACH پر پادری مقرر ہوا یہاں پر چرچ سے وابستہ افراد کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ یہاں پر اس نے 1874ء کے اختتام تک کام کیا۔ وہ اب بڑی جگہوں پر کام کرنا چاہ رہا تھا۔ اس نے اس کے بعد سڈنی کے مضافات میں نیوٹن (NEWTON) کے مقام پر تقرری قبول کی۔ جب وہ یہاں کام کر رہا تو اس علاقے میں طاعون پھیل گئی اور ڈوئی کے علاقہ میں بڑی تعداد میں اموات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ڈوئی کا دعویٰ تھا کہ یہیں پر اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر یسوع مسیح پر ایمان اٹھارہ سو سال قبل شفا دیتا تھا تو اب کیوں نہیں دیتا۔ وہ اب تک آخری دم پر تیس مریضوں کے پاس جا چکا تھا اور کوئی چالیس اشخاص کی تدفین میں شرکت کر چکا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ ایک روز وہ ایسے خیالات میں غرق تھا کہ اس کے گھر سے باہر لوگوں کے چلنے کی آواز آئی اور دروازے پر دستک ہوئی اور اطلاع دی گئی کہ ایک لڑکی میری قریب المرگ ہے۔ جب وہ اس کے سرہانے پہنچا تو مایوس ڈاکٹر پہلے سے وہاں موجود تھا۔ ڈاکٹر نے ڈوئی سے کہا کہ کیا خدا کے طریقے عجیب نہیں ہیں۔ ڈوئی نے لڑکی کی مایوس کن حالت دیکھی اور ڈاکٹر سے کہا کہ یہ خدا نہیں شیطان کا کام ہے اور اب وقت ہے کہ ہم شیطان کے خلاف خدا کی مدد طلب کریں۔ کیا تم دعا نہیں کر سکتے؟ ڈاکٹر نے کہا کہ اب تو مرحلہ ہے کہ یہ کہنا چاہیے کہ جیسے خدا کی مرضی ہے ویسے ہی ہو جائے۔ اور یہ کہہ کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔ ڈوئی کا دعویٰ تھا کہ اس نے وہاں پر بیٹھ کر دعا شروع کی۔ لڑکی کی ماں نے بے سدھ لڑکی کو دیکھ کر دریافت کیا کہ کیا یہ مر گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں اور کھانے پینے کے لیے کچھ منگوایا۔ کچھ ہی دیر میں لڑکی ہوش میں آ گئی اور صحت یاب ہو گئی۔ حقیقت کچھ بھی ہو لیکن اس کا دعویٰ تھا کہ یہاں سے اس کے نظریے Divine Healing یعنی روحانی علاج کا آغاز ہوا۔ جس کی بنیاد یہ تھی کہ بیماری شیطان کی طرف سے ہے اور اس کا صحیح حل یہی ہے کہ خدا کی مدد طلب کی جائے۔ باقی سب طریقے چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ یہ اس کی تحریک کا ایک بنیادی جزو بھی تھا اور اس کا سب سے زیادہ متنازعہ پہلو بھی اور ایک طویل عرصہ تک اس کے چرچ کی سب سے زیادہ مخالفت بھی اسی وجہ سے ہوتی رہی۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p 6&9)

(The personal letters of John Alexander Dowie, compiled by Edna Sheldrake, published by Wilber Glenn Voliva, Zion City, Illinois, USA 1912, p314-316)

شادی اور تنازعات

1876ء میں انتیس سال کی عمر میں ڈوئی کی شادی اپنی رشتہ دار Jeanie سے ہوئی۔ زندگی کا یہ مرحلہ بھی کافی تنازعات کا شکار رہا۔ عیسائیوں میں بالعموم کزن سے شادی کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے پہلے ڈوئی کی ہونے والی بیوی نے اس پیشکش کو قابل توجہ نہیں سمجھا اور لڑکی کے والد نے اس رشتہ کی مخالفت کی۔ لیکن ڈوئی کے والدین کی مداخلت سے آخر کار یہ شادی ہو گئی۔ لیکن شادی کے بعد جلد ہی خسر سے اختلافات پھر شروع ہو گئے اور یہاں تک نوبت آئی کہ ایک وقت ڈوئی کی بیوی اپنے والد کے زیر اثر اپنے والد کے ساتھ چلی گئی۔ اس وقت کی خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اس کی بیوی کو یہ گلہ تھا کہ ڈوئی اپنی زندگی کو اس نہج پر لے آئے ہیں کہ وہ قلاش ہو چکے ہیں اور اپنی بیوی اور بچہ کا خرچ بھی نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن پھر دونوں میاں بیوی نے اکٹھے زندگی کا آغاز کیا۔ ڈوئی کے خسر اس کے کام کے طریقہ اور مالی معاملات سے خوش نہیں تھے۔ ایک مرحلہ پر اپنے خسر کے رویہ سے نالاں ہونے کی وجہ سے ڈوئی نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر میں ایک ذلیل ترین بھونکنے والا کتا بھی ہوں اور جب مجھے ہر طرف سے زدوکوب کیا جا رہا تو میں ایک آخری احتجاج کے بغیر نہیں مروں گا۔ اور ساتھ یہ بھی لکھا کہ میرے مالی حالات کیسے ہی کیوں نہ ہو جائیں میں تمہارے والد سے کوئی مالی مدد نہیں لینا چاہتا۔ آخر کار اپنی بیوی سے اختلافات کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p24-30)

آزادانہ کام کرنے کا فیصلہ

اس مرحلہ پر ڈوئی نے ایسا فیصلہ کیا جس سے اس کی زندگی کی طرز بالکل تبدیل ہو گئی۔ اب تک وہ منظّم چرچوں میں کام کرتا رہا تھا۔ ابھی سے اس کے کام کی طرز میں ایک قسم کی انتہا پسندی پائی جاتی تھی جو کہ زیادہ پسندیدہ نہیں سمجھی جاتی تھی۔ مثلاً شراب نوشی کے خلاف اس کی طرف سے سخت رویہ ظاہر ہوتا تھا جو کہ اس معاشرہ میں زیادہ قابل قبول نہیں سمجھا جاتا تھا۔ ڈوئی ایک علیحدہ طرز پر کام کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ لیکن اس کے لیے اس کے پاس مالی وسائل نہیں تھے اور اسے یہ امید بھی نہیں تھی کہ اس کے رشتہ دار اس کی مدد کریں گے۔ اس کے ذہن میں جو منصوبہ تھا، اس پر عملدرآمد شروع کرنے کے لیے اسے جگہ کرائے پر لینے کی ضرورت تھی۔ اس کے مالی وسائل پیدا کرنے کے لیے اس نے اپنے گھر کا ساز وسامان فروخت کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کے لیے سب سے زیادہ مشکل اپنی پسندیدہ پینٹنگز کو فروخت کرنا ہو رہا تھا۔ اس مرحلہ کے بارے میں وہ بعد میں بیان کرتا تھا:

So I looked around and saw a good many things without which my wife and I could get along. We thought we could get along with a smaller house, and I could do without the pictures and a great many other things; so I just called an auction, and sold all my

magnificent pictures and a lot of my costly furniture. We took a smaller house, went into it with cheaper furniture, and I was able to do the work of the Lord in that city. My beautiful furniture and pictures were gone, but there came in place of them men and women that were brought to the feet of Jesus by the sale of my earthly goods.

ترجمہ: ”چنانچہ میں نے ارد گرد دیکھا۔ بہت سی چیزیں ایسی نظر آئیں جن کے بغیر میں اور میری بیوی گزارا کر سکتے تھے۔ ہم نے سوچا کہ ہم ایک چھوٹے گھر میں گزارا کر سکتے ہیں، میں اپنی تصویروں کے بغیر گزارا کر سکتا ہوں اور بہت سی ایسی چیزیں تھیں۔ چنانچہ میں نے نیلامی کی اور بہت سی عمدہ تصویریں اور مہنگا فرنیچر فروخت کر دیا۔ ہم نے چھوٹا گھر لے لیا اور سستے فرنیچر کے ساتھ اس میں منتقل ہو گئے۔ میں اس قابل ہو گیا کہ اپنے آقا کا کام شہر میں کر سکوں۔ میرا خوبصورت فرنیچر اور تصویریں چلی گئیں لیکن ان کی جگہ ان مردوں اور عورتوں نے لے لی جنہیں ان زمینی اشیاء کو فروخت کر کے یسوع مسیح کے قدموں میں جھکا دیا گیا تھا“۔

ڈوئی نے سڈنی میں 1878ء کے آغاز میں Theatre Royal کرائے پر لے کر وعظ شروع کیا۔ شروع میں کم لوگ متوجہ ہوئے لیکن آہستہ آہستہ زیادہ لوگ اس کے لیکچروں میں شامل ہونے لگے لیکن جگہ کا کرایہ بہت زیادہ تھا، اس لیے اسے کم درجہ کی جگہ پروٹسٹنٹ ہال میں منتقل ہونا پڑا۔ اس مرحلہ پر اس نے یہ اعلان کیا کہ وہ فری کرسچن چرچ کی بنیاد رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے اور کئی لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا اور یہ سرگرمیاں Masonic Hall میں منتقل کر دی گئیں۔ اس مرحلہ پر اس کے مالی وسائل ختم ہو چکے تھے اور قرض چڑھ چکا تھا۔ مالی مدد کے بہت سے وعدے عملاً پورے نہیں ہو رہے تھے۔ اس وقت بظاہر ایسا معلوم ہوتا کہ یہ منصوبہ اب ناکام ہو جائے گا لیکن چند ماہ کے بعد ڈوئی کے لیے حالات بہتر ہونے لگے۔ اس کے ساتھ اس کے طریقہ کار کا ایک اور پہلو سامنے آنے لگا۔ اس نے سست عقیدہ عیسائیوں اور دوسرے چرچوں کو ہدف تنقید بنانا شروع کیا اور اس مضمون کے ٹریکٹ سڈنی میں تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ ان میں شراب نوشی کے خلاف بھی لکھا گیا تھا۔ جب کسی دوسرے پادری نے اس پر اسے احتجاج کا خط لکھا۔ تو ڈوئی نے اتنا تلخ جواب دیا کہ اس کے بعد کم از کم صلح کی کوئی گنجائش نہیں رہتی تھی۔ یہ واضح ہو رہا تھا کہ ڈوئی میں دوسرے کے نقطہ نظر کو برداشت کرنے یا اس کا نرمی سے جواب دینے کا مادہ کم ہے۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p31-34)

سیاست میں ناکامی

اس مرحلہ پر ڈوئی نے پارلیمنٹ کا الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا۔ یہ مشورہ اس کے بعض دوستوں نے دیا تھا۔ لیکن ایک تو وہ اس دوڑ میں آخر میں شامل ہوا تھا اور دوسرے کم از کم اس مرحلہ پر وہ سیاست کے میدان کے نشیب و فراز سے صحیح طرح آگاہ بھی نہیں تھا۔ ڈوئی نے انتخابات کی مہم کے دوران اپنے ایک خط میں لکھا کہ میری انتخابی مہم کی پہلی میٹنگ میں امید سے زیادہ لوگ شامل ہوئے اور یہ اظہار کیا کہ میرے دوستوں کا خیال ہے کہ میں قانون ساز اسمبلی میں پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p35-40)
(The personal letters of John Alexander Dowie, compiled by Edna Sheldrake, published by Wilber Glenn Voliva, Zion City, Illinois, USA 1912, p257-260)

لیکن جب انتخاب کا نتیجہ نکلا تو ڈوئی بھاری اکثریت سے الیکشن ہار گیا۔ اپنے والدین کے نام ایک طویل خط میں اس نے اس بات کا گلہ کیا کہ وہ انتخاب ہارا نہیں بلکہ اسے قربان کیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس ناکام تجربہ کے بعد وہ قرض میں بھی ڈوبا ہوا تھا اور اس کے چرچ کو بھی شدید دھچکا پہنچا تھا۔ اسے سڈنی میں اپنا کام بند کرنا پڑا۔ اس کے بعد ڈوئی کو ایک اور دھکا پہنچا اور وہ یہ تھا کہ ایک بہروپیے Holding نے بھاری رقم دلوانے کا جھانسا دیا اور ڈوئی نے اس پر اعتبار کر لیا۔ اس کے نتیجہ میں ڈوئی کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ علاقہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ اصل میں ڈوئی نے اس سے چرچ کی تعمیر کے لیے رقم لے لی تھی۔ یہ شخص بعد میں گرفتار ہو گیا۔

(The personal letters of John Alexander Dowie, compiled by Edna Sheldrake, published by Wilber Glenn Voliva, Zion City, Illinois, USA 1912, p265-275)
(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p39-43)

1882ء تک یہ صورتحال تھی کہ ڈوئی کے جو بھی عزائم تھے وہ مکمل طور پر ناکام نظر آتے تھے۔ اس کی شخصیت ہنسی مذاق کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ وہ سڈنی میں ایک چرچ قائم کرنا چاہتا تھا اس میں ناکامی ہوئی۔ الیکشن میں شکست نے مزید نقصان پہنچایا۔ قرضوں کا بوجھ چڑھا ہوا تھا۔ اس صورت حال میں اس نے اپنی بیوی کے نام خط لکھا کہ مجھے دن میں ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں ہے اور بعض اوقات 48 گھنٹے بغیر کچھ کھائے گزر جاتے ہیں اور کسی طرف سے مدد کی توقع پوری نہیں ہو رہی اور بعض مرتبہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت نزدیک ہے۔ اس پر مزید یہ صدمہ پہنچا کہ اس جوڑے کی چھوٹی بیٹی کا انتقال ہو گیا۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p44-49)

حالات میں بہتری آتی ہے

لیکن اس کے معاً بعد حالات میں بہتری آنی شروع ہوئی۔ پہلے ڈوئی کو ایک چرچ میں وقتی ملازمت ملی، جس سے مالی طور پر حالات بہتر ہوئے۔ پھر جس کام کو سڈنی میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا وہ ملبورن میں شروع کیا گیا۔ 1884ء میں اسے مالی وسائل میسر آ گئے جس سے ملبورن میں فری کرسچن چرچ قائم کیا گیا اور ایک Tabenacle (عبادت گاہ) تعمیر کی گئی۔ پھر ایک کنونشن میں Ministry of Divine Healing یعنی روحانی طریقہ علاج کا آغاز کیا گیا۔ اس کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ مرض شیطان کی طرف سے ہے اور اس سے شفا یسوع کی مدد سے ہی ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد آسٹریلیا میں اس کی شہرت میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ یہ پروپیگنڈا شروع ہوا کہ اس روحانی طریقہ علاج سے مایوس مریضوں کو شفا مل رہی ہے۔ اب اس کے وعظ میں آنے والے لوگوں کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں بیس ہزار تک کی تعداد میں بھی لوگ شامل ہوتے رہے۔ ڈوئی کے وعظ سڑکوں اور گلیوں پر ہو رہے تھے کہ یسوع مسیح کی طرف آئیں۔ ان تقریروں میں شراب نوشی کے خلاف تقاریر بھی شامل تھیں۔ اس کے ساتھ ملبورن شہر میں بھی ڈوئی کی مخالفت شروع ہو گئی۔ شہر میں یہ قانون بنا دیا گیا کہ اب سڑکوں اور گلیوں پر میٹنگز اور وعظ نہیں ہوں گے۔ ڈوئی نے یہ قانون ماننے سے انکار دیا اور کہا کہ اس نے انجیل کی تعلیمات پر عمل کیا ہے اور اس طرح کی میٹنگز اس نے انگلستان اور آسٹریلیا کے دوسرے مقامات پر بھی منعقد کی ہیں۔ اس کے نزدیک یہ غیر آئینی اور مذہبی تعلیمات کے خلاف تھا اور گلیوں پر اپنی میٹنگز جاری رکھیں۔ اسے گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا اور پانچ پاؤنڈ کا جرمانہ کیا۔ ڈوئی نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اس پاداش میں تیس روز کے لیے جیل جانا پڑا۔

ڈوئی کا ایک خواب

اس واقعہ کے بعد ملبورن میں اس کی شہرت میں اور اضافہ ہو گیا۔ اسی دور میں اس کا کہنا تھا کہ ایک رات خواب میں یا نیم بیداری میں اس نے تین مرتبہ یہ منظر دیکھا کہ اس کے بستر پر ایک جسم پڑا ہے اور اس کے اوپر چادر ہے۔ جب وہ چادر اٹھاتا ہے تو وہ اس کی اپنی مردہ لاش نکلتی ہے۔ اس کی تعبیر ڈوئی نے یہ کی کہ اس کے معاً بعد اس کے مرکز کو دھماکے سے اڑانے کی کوشش کی گئی تھی اور یہ اس کو مارنے کی سازش تھی۔ ضروری نہیں کہ اس خواب یا منظر کو اس کی ذہنی اختراع قرار دیا جائے۔ تعبیر الرؤیا کی رو سے اگر کوئی دیکھے کہ وہ مرا ہے اور لوگ اس پر آہ و زاری کرتے ہیں یا اسے کفن میں لپیٹا ہے یا قبر میں ڈالا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ اس کا دین کبھی اصلاح نہیں پائے گا۔

(تعبیر الرؤیا از علامہ ابن سیرین، ترجمہ ابوالقاسم دلاوری، ناشر مصطفےٰ برادرز لاہور ص 421)

اسی روز اس کے ایک دوست نے یہ منظر دیکھا کہ ڈوئی مر گیا ہے اور اس کی لاش بری طرح مسخ کی گئی ہے۔ اس کی تعبیر بھی واضح ہے۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p50-56)

امریکہ نقل مکانی

ڈوئی نے International Divine Healers Association کی بنیاد رکھی۔ اب اس کا ارادہ تھا کہ اس سے زیادہ وسیع پیمانے پر کام شروع کرے اور اس کے لیے اس نے اب امریکہ کے ملک کا انتخاب کیا۔ جون 1888ء کو ڈوئی کا گھرانہ نیوزی لینڈ کے راستے امریکہ پہنچا۔ امریکہ میں اپنی آمد کے بعد دو سال تک ڈوئی نے امریکہ کی مختلف ریاستوں کے دورے کئے، لیکچر دیئے اور روحانی علاج (Divine Healing) کا پرچار کیا۔ 1890ء میں ڈوئی نے شکاگو کے مضافات میں Evanston میں رہائش اختیار کی اور یہاں رہائش پذیر ہوتے ہی اخبارات اور بعض دوسرے حلقوں کی طرف سے ڈوئی کی مخالفت کا آغاز ہو گیا اور بعض حلقوں کی طرف سے ڈوئی کو جھوٹا اور بہروپیا قرار دیا گیا۔

مدعی مسیحیت سے ملاقات

انہی دنوں میں اس علاقے میں ایک شخص Jacob Schweinfurth نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہوا تھا اور اپنی ایک جماعت بھی بنائی تھی، جس میں عورتوں کی بڑی تعداد شامل تھی۔ ڈوئی کے مداحوں کے مطابق ڈوئی اس سے ملاقات کرنے گیا اور اس کو خوب لاجواب بھی کیا۔ اس ملاقات کی جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں ان کے مطابق اس گفتگو میں ڈوئی نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں گستاخانہ تبصرہ کیا۔ حال ہی میں انٹرنیٹ پر بعض مضامین مہیا کیے گئے ہیں جن میں یہ عجیب دعویٰ پیش کیا گیا ہے کہ ڈوئی نے کبھی مسلمانوں کے خلاف کچھ نہیں کہا تھا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے دعاوی کا اعلان کرنے سے قبل ہی اس کی گستاخیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p67-72)

اس وقت بھی ملکی اخبارات میں ڈوئی کی تیز زبانی کا تذکرہ شروع ہو گیا اور ڈوئی نے عیسائیت کے دوسرے منادیوں کو بھی نشانہ بنانا شروع کیا اور ان کی طرف سے ڈوئی کے خلاف توہین کے مقدمات بھی درج کئے گئے اور اس بات کی شہرت شروع ہوئی کہ وہ جہاں بھی جاتا ہے تنازعات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

(The Morning Call, SanFrancisco, June 11th 1890, p8)(THE SAINT PATTTj DAILY GLOBE: SATURDAY MORNTffq TOLY 30, 1802.)

شکاگو میں رہائش

پہلے ڈوئی کا خیال تھا کہ وہ کچھ عرصہ امریکہ میں پرچار کرنے کے بعد برطانیہ چلا جائے گا لیکن 1893ء میں شکاگو میں ہونے والے عالمی تجارتی میلہ کے موقع پر اس نے شکاگو میں رہائش پذیر ہونے کا ارادہ کیا۔ جہاں یہ میلہ ہورہا تھا وہاں پر اپنا Tabernacle بنایا جو کہ لکڑی کی مختصر عمارت تھی۔ لیکن شروع میں اسے پبلک میں کوئی خاص پذیرائی نہیں ملی۔ لیکن پھر لوگ زیادہ تعداد میں یہاں پر روحانی علاج کے لیے آنے لگے۔ اور شکاگو کے علاوہ دوسرے مقامات سے بھی لوگ یہاں آنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کی طرف سے جو کہ طب کے پیشہ سے منسلک تھے اور اخبارات کی طرف سے ڈوئی کے روحانی طریقہ علاج کی مخالفت شروع ہوگئی۔ ان کے نزدیک ڈوئی بیماروں کو علاج کرانے سے روک رہا تھا اور ڈوئی کے گروہ کا مؤقف تھا کہ ان کا نظریہ ہے کہ بیماری کی صورت میں صرف روحانی طریق سے علاج کرانا چاہئے لیکن وہ اس پر کسی کو مجبور نہیں کرتے۔ ڈوئی اور اس کے گروہ نے کچھ گھر کرائے پر لے کر وہاں پر healing homes قائم کئے۔ اس پر اخبارات میں مخالفت اور شدید ہوگئی۔ اخبارات نے ان کو پاگل خانوں کا نام دیا اور لکھا کہ ان میں لوگوں کو بیوقوف بنا کر داخل کیا جاتا ہے اور جب ان کے پیسے ختم ہوجاتے ہیں تو انہیں سڑکوں پر دھکے کھانے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جب ان Divine Healing Houses میں کسی کی موت ہوتی تو اخبارات میں اس کی خبریں شائع ہوتیں اور یہ بھی لکھا جاتا کہ جب ڈوئی سے ان اموات کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو اسے غصہ آجاتا ہے۔ اسی دور میں ڈوئی نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ (Leaves of Healing) کا آغاز ہوا، جس کے بعد اس کو اپنے پروپیگنڈا میں آسانی ہوگئی۔

(The Princeton Union, 6th December 1894)
(Chicago Tribune 24 June 1894,p11)

مقدمات کا سلسلہ

اس مرحلہ پر ایک طرف تو ڈوئی کے مداحوں میں اضافہ ہورہا تھا اور لوگ بڑی تعداد میں اس کے Divine Healing Homes کی طرف رجوع کر رہے تھے اور دوسری طرف ایک بہت بڑا طبقہ اس کی مہم کی پہلے سے زیادہ مخالفت کر رہا تھا اور اس کی مخالفت میں شکاگو کا بورڈ آف ہیلتھ بھی شامل ہوگیا تھا۔ ڈوئی کی گرفتاری کے احکامات جاری کیے گئے۔ اسے عدالت میں ضمانت کرائی گئی۔ مقدمہ شروع ہوا۔ عدالت نے ڈوئی کو جرمانہ کی سزا سنائی اور ڈوئی نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کردیا۔ صحت کے شعبہ نے اپنے HEALING HOMES کو رجسٹر کرانے کو کہا تو ڈوئی نے اس سے بھی انکار کردیا۔ اس مرحلہ پر بیسیوں مرتبہ ڈوئی کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے اور ضمانت کرائی گئی۔ اس کے بہت مداحوں نے اس کے حق میں گواہی بھی دی۔

اس کے علاوہ محکمہ ڈاک نے اس کے جریدے لیوز آف ہیلنگ کو رعایتی نرخ دینے سے انکار کیا تو رعایتی نرخ کی بحالی کے لیے دارالحکومت واشنگٹن کا سفر کیا اور رعایتی نرخ بحال کرائے اور اس دوران امریکہ کے صدر Mckinley سے بھی ملاقات کی۔ اب شکاگو میں اس کے لیکچروں میں ہزاروں لوگ شامل ہورہے تھے۔

(John Alexander Dowie, by Gordon Lindsay, published by Christ for the Nations INC. Dallas, Texas. 1980 p70-96)

نئے چرچ کا قیام

1896ء میں ڈوئی نے کرسچن کیتھولک چرچ (Christian Catholic Church) بنانے کا اعلان کیا اور سال کے شروع میں اس سلسلہ میں دو کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ یہ چرچ Apostolic Church کی طرز پر بنایا جارہا تھا اور ڈوئی کو اس کا First Apostle مقرر کیا گیا۔ اس چرچ کے قیام کے بعد سب سے پہلے اس چرچ کے منادی مقرر کیے گئے۔ جو کہ شکاگو کے گھر گھر جا کر منادی کریں۔ جلد ان رضا کاروں کی تعداد تین ہزار تک پہنچ گئی۔ امریکہ کے دوسرے شہروں کے علاوہ آسٹریلیا، انگلینڈ، جنوبی افریقہ اور سکاٹ لینڈ میں اس چرچ کی شاخیں قائم کی گئیں۔ لاکھوں ٹریکٹ شائع کر کے پھیلائے گئے۔ ڈوئی کو اب اس چرچ کا General Overseer کہا جاتا تھا۔

1899ء میں ڈوئی کے چرچ نے شکاگو میں برائیوں کے خلاف "مقدس جنگ" کا اعلان کیا۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس کا آغاز کرتے ہوئے ڈوئی نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے "ملاکی" نبی کی پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے یہ اعلان کرنا تھا کہ وہ اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اس جنگ کی افتتاحی تقریب میں اپنے پیروکاروں کو یہ خوشخبری بھی سنائی گئی کہ گزشتہ مالی سال میں اس کے چرچ کو دس لاکھ ڈالر کے عطیات موصول ہوئے تھے۔ اس مہم کے موقع پر بھی ڈوئی نے ڈاکٹروں کے خلاف بہت کچھ کہا۔ اس کا کہنا تھا کہ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ کوئی بچہ ان کی موجودگی کے بغیر دنیا میں نہیں آسکتا، اور نہ ہی کوئی شخص اس دنیا سے ان کے بغیر رخصت ہوسکتا ہے اور وہ پنگوڑھے سے لے کر قبر تک انسانیت کو قابو کر سکتے ہیں۔ ڈوئی نے حاضرین سے کہا کہ اگر آپ اپنے بچے کا علاج نہیں کرانا چاہتے تو ڈاکٹر سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا قانونی حق ہے کہ وہ اس کا منہ کھولیں اور اس میں دوائی ڈال دیں۔ اس دور میں حفاظتی ٹیکوں کی دریافتوں کا سلسلہ نیا نیا شروع ہوا تھا۔ ڈوئی نے اس کے خلاف بھی بہت غم و غصہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حفاظتی ٹیکوں کے نام پر ہر قسم کی گندی بیماری کو انسانوں کے جسم میں داخل کیا جائے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان کا جسم گل سڑ جائے گا اور یہ خدا کے چرچ کے خلاف ابلیس کی سازش ہے اور یہ سازش ناکام ہوگی۔ اس کے علاوہ اس مہم میں شراب نوشی، تمباکو، سؤر کا گوشت کھانے اور جوئے کے خلاف مہم بھی شامل تھی۔

(Zions Holy War against the hosts of hell in Chicago, by John Alexander Dowie, p 1-225)

اسی مہم کے دوران ڈوئی نے 19/اکتوبر 1899ء کو شکاگو میں ایک لیکچر دینے کا اعلان کیا جس کا عنوان Doctors, Drugs and Devil تھا۔ جس کا ترجمہ ہے "ڈاکٹر، دوائیاں اور شیطان"۔ جیسا کہ عنوان ہی سے ظاہر ہے اس کا مقصد طبی دنیا پر حملہ کرنا تھا۔ اس مرتبہ میڈیکل کالج کے طلباء اور طب کے پیشہ سے منسلک لوگوں نے ردعمل دکھانے کا فیصلہ کیا۔ ان میں سے کئی ایسی بوتلوں سے مسلح ہو کر گئے تھے جن میں امونیا (Ammonia) بھرا ہوا تھا۔ ان لوگوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔ جونہی یہ تقریب شروع ہوئی، ان لوگوں نے حملہ کر دیا۔

(The True Northerner, 25 October 1899, Perrysburg journal 27 October 1899)

اس کے بعد بھی شکاگو میں ڈوئی کے لیکچروں پر انڈوں اور سبزیوں سے حملے ہوئے اور ایک موقع پر تو ان کا گروہ ساری رات ہال میں محصور رہا۔

(Wheeling Daily Intelligencer Nov.2, 1899)

ڈوئی کی یہ شدید مخالفت صرف شکاگو تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ 1899ء کے سال میں شکاگو کے باہر بھی کئی مرتبہ ڈوئی کے لیکچروں پر ڈنڈوں اور پتھروں سے مسلح لوگوں نے حملہ کیا۔

(Dakota Farmers Leaders, Nov 3, 1899)

عہدِ حاضر کا حسیں چہرہ تھا مظہر عارفی

گو کنارِ دریا وہ رہتا تھا مظہر عارفی
پر وہ دریا سے بڑا دریا تھا مظہر عارفی

اک صدی کی گود میں چمکا وہ مثلِ ماہتاب
اک صدی کی آنکھ کا تارا تھا مظہر عارفی

وہ شبِ تاریک میں گویا چراغِ آرزو
روشنی کے طاق پہ رکھا تھا مظہر عارفی

کس محبت سے سنوارے اس نے گیسوئے غزل
رنگ اور خوشبو کا اک جھونکا تھا مظہر عارفی

اس کے لہجے میں تھی خوشبو اور باتوں میں مہک
رنگا رنگ پھولوں کا گلدستہ تھا مظہر عارفی

آئینہ در آئینہ موجود تھا ہر شعر میں
عہدِ حاضر کا حسیں چہرہ تھا مظہر عارفی

شعر کی دنیا میں قدسیؔ لے کے اشکوں کے چراغ
اک نرالی شان سے اُترا تھا مظہر عارفی

عبدالکریم قدسیؔ

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 120009 میں Syeda Nahid Ysemin

زوجہ Maqsud Ahmed قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن MirPur ضلع و ملک Dhaka-1216,Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) جیولری سونا 116.64 گرام مالیتی 4 لاکھ Taka (2) حق مہر 1 لاکھ 50 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 1500Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sayeda Nahid Yesmin گواہ شد نمبر 1۔ Khondokor Tahir Ahmed S/O K. Shahadat Hossain گواہ شد نمبر 2۔ Syed Abdul Hannan S/O Syed Abdur Razzaq

مسل نمبر 120010 میں Momena Begum

زوجہ Masud Ahmed قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dhaka -1216- ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 10 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 1000Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Momena Beagum گواہ شد نمبر 1۔ Masud Ahmaed S/O Hamza Amir گواہ شد نمبر 2۔ MD. Imtiaz Ali S/O MD. Momtaz Ali

مسل نمبر 120011 میں Shalima Rahat

زوجہ MD. Mahfuzur Rahman قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mirpur ضلع و ملک Dhaka, Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ 50 ہزار Taka (2) جیولری 104.974 گرام مالیتی 3 لاکھ 60 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 5000Taka ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Shalima Rahat گواہ شد نمبر 1۔ MD. Fahed Ali S/O Hafez Md Sekandar Ali گواہ شد نمبر 2 Munadil Shafat S/O MD. Akhtoruzzaman

مسل نمبر 120012 میں Abul Hossain

ولد Isahake Patwary قوم...... پیشہ کاروبار عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mirpur-10 ضلع و ملک Dhaka Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2013ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Taka ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdul Hossain گواہ شد نمبر 1۔ Parvez Ahamed S/O Shuabzumia گواہ شد نمبر 2۔ Mahmud Ahmed S/O Abdul Hakim

مسل نمبر 120013 میں Rafia Begum

زوجہ Abutaher قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mirpur ضلع و ملک Dhaka -1216,Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) Land+House 1Katha مالیتی 50 لاکھ Taka واقع Dhaka (2) Agr. Land 2.5Kathas مالیتی 1 لاکھ Taka واقع Amin Bazar (3) Cash 1 لاکھ 20 ہزار Taka (4) جیولری 2.916 گرام مالیتی 12 ہزار Taka (5) حق مہر 10 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 1500 Taka ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 20 ہزار Taka سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Rafia Begum گواہ شد نمبر 1۔ MD Fahed Ali S/O MD Sekandr Ali گواہ شد نمبر 2۔ Munadil Fahad S/O Muhammd Aktaruzzaman

مسل نمبر 120014 میں Amatul Maria

بنت Mustak Ahmed قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Shantingar ضلع و ملک Dhaka-1217,Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) جیولری 13.122 گرام مالیتی 50 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 2000Taka ماہوار بصورت خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Amatul Maria گواہ شد نمبر 1۔ Mustak Ahmed S/O MD Muslem گواہ شد نمبر 2۔ Monzur Ahmad S/O Salim Ahmad

مسل نمبر 120015 میں MD Joyynal Abedin

ولد MD Majnu Mia قوم...... پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Brahman Baria ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) House 1Dec مالیتی 10 لاکھ Taka واقع B.Baria (2) House 35x25 مالیتی 1 لاکھ Taka اس وقت مجھے مبلغ 11 ہزار Taka ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Md Joynnal Abedin گواہ شد نمبر 1۔ Sk Mosharrof S/O A.Gafur گواہ شد نمبر 2۔ Asif Ahmad Tushar S/O Dr. Mobasher Ahmed

مسل نمبر 120016 میں Munazza Rahman

زوجہ Zahid Rahman قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Gabtoli ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 4 لاکھ 65 ہزار Taka (2) جیولری 18 گرام مالیتی 61 ہزار 800Taka اس وقت مجھے مبلغ 1000Taka ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Munazza Rahman گواہ شد نمبر 1۔ Mr. Zahed Ali S/O Mr. Skander Ali گواہ شد نمبر 2۔ Mahmud Ahmed S/O Abdul Hakim

مسل نمبر 120017 میں Aktarina Begum

زوجہ MD. Majnur Rahaman قوم...... پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lalmonirhat ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 1 لاکھ Taka (2) Residential Property 0.0586Acr مالیتی 5 لاکھ 50 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 16 ہزار 240 Taka ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Aktarina Begum گواہ شد نمبر 1۔ Giasuddin Ahmad S/O A. Hamid گواہ شد نمبر 2۔ MD. Amenul Haque S/O Emdadul Haque

مسل نمبر 120018 میں Golam Ahmed

ولد MD. Montaz Ali قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Spura ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جون 2010ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Golam Ahmaed گواہ شد نمبر 1۔ Abdullah Shams S/O Tariq Saful Islam گواہ شد نمبر 2۔ MD. Abu Rayhans S/O MD Younus Ali Mondal

مسل نمبر 120019 میں Mrs Naima Ahmed

زوجہ Mir Saifl Al Khaled قوم.. پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت 1976ء ساکن Mymensingh ضلع و ملک Bangladesh بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2013ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 75 ہزار Taka (2) جیولری 118.098 گرام مالیتی 4 لاکھ 50 ہزار Taka اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار Taka ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Mrs Naima Ahmed گواہ شد نمبر 1۔ Muzaheduddin Ahmaed S/O Golam Ahmed Khan گواہ شد نمبر 2۔ Mubariz Ahmed S/O Nasirul Haque

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/اگست 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر وعصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منصور احمد بی ٹی صاحب مرحوم لندن مورخہ 20/اگست 2015ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور مکرم لارڈ طارق احمد صاحب آف ویمبلڈن کی والدہ تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ یو کے میں بطور سیکرٹری خدمت خلق اور سیکرٹری نمائش خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ لمبا عرصہ صدر لجنہ ویمبلڈن کی حیثیت سے بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ڈاک ٹیم میں بھی شامل رہیں۔ بہت نیک ملنسار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم انصر الیاس احمد صاحب حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم عیسیٰ احمدو صاحب

مکرم عیسیٰ احمدو صاحب صدر جماعت کیمرون مورخہ 22 جولائی 2015ء کو 5 ماہ کی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ مرحوم ذیابیطس کے عارضہ میں مبتلا تھے اور 5 ماہ قبل انہیں سٹروک بھی ہوا تھا۔ آپ نے فروری 1995ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ کیمرون کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کا تعلق پاؤسا قبیلہ سے تھا۔ آپ کو پہلے Mamfe جماعت کے صدر اور پھر کیمرون کے پہلے صدر جماعت کی حیثیت سے تادم آخر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ بہت فعال اور مخلص احمدی تھے۔ کیمرون کی پہلی بیت الہدیٰ کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل میں خود بھی شامل ہوتے رہے۔ مرحوم کے ایک بیٹے مکرم سلیمان احمد صاحب جامعہ احمدیہ نائیجیریا سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اب میدان عمل میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد امین صاحب

مکرم چوہدری محمد امین صاحب صوبیدار (ر) چک 60-ر ب ضلع فیصل آباد مورخہ 20 جولائی 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو اپنے گاؤں میں لمبا عرصہ صدر جماعت اور زعیم مجلس انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ بہت نڈر اور جوشیلے احمدی تھے۔ غیراز جماعت احباب میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اپنے گاؤں میں جماعت کی بیت الذکر چھوٹی پڑ جانے پر نئی اور بڑی بیت الذکر بنوانے کی گرانقدر خدمت کی بھی توفیق پائی۔ خلافت احمدیہ سے بے حد محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے اور اپنا حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ آپ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ وینکوور کینیڈا کے بڑے بھائی تھے۔

مکرم صغیر احمد صاحب

مکرم صغیر احمد صاحب ابن مکرم حفیظ احمد صاحب رند بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان مورخہ 12/اگست 2015ء کو جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کی بیت الذکر میں وقار عمل کرتے ہوئے اچانک ایک Pillar کے زمین پر آ گرنے سے اس کی زد میں آ کر 24-23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت ملنسار اور جماعتی خدمت میں پیش پیش رہنے والے خاموش خادم دین تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالحمید خان رند صاحب

مکرم عبدالحمید خان رند صاحب ابن مکرم اللہ بخش رند صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان مورخہ 12/اگست 2015ء کو جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کی بیت الذکر میں وقار عمل کرتے ہوئے اچانک ایک Pillar کے زمین پر آ گرنے سے زخمی ہوگئے تھے اور 14/اگست کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر تقریباً چالیس سال تھی۔ آپ نے والدین کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا بیٹا جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ ثالثہ میں زیر تعلیم ہے۔

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم عمر کوٹ مورخہ 28 جولائی 2015ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کو 1998ء تا 2004ء 6 سال صدر جماعت شریف آباد ضلع عمر کوٹ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ تمام مالی و دیگر مرکزی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، بہترین داعی الی اللہ، جماعت سے گہری وابستگی رکھنے اور مثالی تعاون کرنے والے خوش خلق، نیک اور مخلص انسان تھے۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت اور مودبانہ تعلق تھا۔ MTA کے پروگرام ذوق وشوق سے دیکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا منظوم کلام بھی یاد تھا۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے ایک داماد مکرم نصیر احمد صاحب ورک مربی سلسلہ بھی میدان عمل میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب

مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر P.S ربوہ مورخہ 25/اپریل 2015ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 17 سال ٹھٹھہ سندرانہ ضلع جھنگ میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ ریلوے سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد 1998ء میں آپ بچوں کی تعلیم وتربیت کی خاطر ربوہ شفٹ ہوگئے۔ جہاں 2001ء سے تادم آخر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شعیب احمد صاحب برمنگھم یو کے میں مقیم ہیں۔

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم قمر الزمان عابد صاحب کینیڈا مورخہ 22 مئی 2015ء کو مختصر علالت کے بعد 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت منشی سراج الدین صاحب عطار سرہندی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت قاضی زین العابدین صاحب سرہندی کی بڑی بہو تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد کوئٹہ میں مقیم رہیں اور 1975ء میں وہاں سے حیدر آباد اور پھر کراچی شفٹ ہوگئیں۔ پھر 2009ء میں کینیڈا شفٹ ہوگئیں۔ آپ ہومیو ڈاکٹر تھیں۔ جہاں جہاں رہیں اپنے محلّہ میں لوگوں کا مفت علاج کیا کرتی تھیں۔ آپ کو کینیڈا میں مقامی جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعاگو، صابر وشاکر اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ

مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب ربوہ مورخہ 9 جولائی 2015ء کو 76 سال کی عمر میں چار سال کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ نے بیماری کا سارا عرصہ بڑے صبرو تحمل سے گزارا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت سادہ مزاج، ہر ایک سے نرمی اور پیار ومحبت سے پیش آنے والی، بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، عزیز رشتہ داروں اور ہر چھوٹے بڑے کا خیال رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم خلیل احمد صاحب

مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم جلال الدین صاحب آف تخت ہزارہ حال ربوہ مورخہ 23/اپریل 2015ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور چار سال بطور زعیم مجلس تخت ہزارہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم کا جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ اپنے چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ مرحوم نہایت صابر، ملنسار، ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ تہجد گزار اور پنجوقتہ نمازوں کے پابند تھے اور بکثرت تلاوت قرآن کریم اور درودشریف اور تسبیح و تحمید کا ورد کیا کرتے تھے۔

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ابن مکرم چوہدری نعمت علی صاحب محلّہ دارالبرکات ربوہ مورخہ 11/اپریل 2014ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے بطور صدر محلّہ، سیکرٹری اصلاح وارشاد، سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔ سابق صدر عمومی مولانا حکیم خورشید احمد صاحب کے دست راست کے طور پر بہت اچھا کام کیا۔ 1985ء میں کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی پاداش میں مقدمہ ہونے کی وجہ سے پانچ چھ یوم چنیوٹ حوالات میں رہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر مختلف نظامتوں میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ ہر مالی تحریک میں نمایاں حصہ لیا کرتے تھے۔

مکرم رانا خورشید اختر صاحب

مکرم رانا خورشید اختر صاحب ابن مکرم گیانی محمد دین صاحب دارالعلوم غربی ثناء ربوہ مورخہ 11 جون 2014ء کو وفات پا گئے۔ آپ 1974ء کے ہنگامی حالات میں گھر بار لٹ جانے کے بعد گوجرانوالہ سے ہجرت کر کے ربوہ آ گئے تھے۔ نہایت دلیر آدمی تھے۔ خلافت کے فدائی تھے۔ جماعتی اور مالی تحریکات میں بشاشت سے حصہ لیتے تھے۔

مکرم محمد زمان صاحب

مکرم محمد زمان صاحب صدر جماعت پچنند ضلع چکوال مورخہ 2 جنوری 2015ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 12 سال سے بطور صدر جماعت دینی خدمت بڑے احسن رنگ میں سرانجام دے رہے تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ مرحوم شریف النفس، صاف گو، دیانتدار، ہر دلعزیز اور مخلص آدمی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 1: امۃ الباری صاحبہ کی وفات

پہلے ڈیوس روڈ پر پھر میرا خان روڈ لاہور پر آپ کی رہائش پر اکثر مہمان نوازی کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ وسیع گھر کے ساتھ آپ کے وسیع حوصلہ کی وجہ سے شاید ہی کبھی کچھ دن گزرے ہوں گے کہ آپ کے ہاں مہمان موجود نہ ہوں۔ امیر سے امیر شخص ہو یا ان کے ڈرائیور آپ کی مہمان نوازی سب کے لئے یکساں تھی۔ دنیا بھر میں احمدی احباب میں آپ کی واقفیت کا حلقہ تو بہت وسیع تھا لیکن اس کے ساتھ مالیر کوٹلہ کی طرف سے آپ نے غیر از جماعت رشتہ داروں سے بھی ہمیشہ تعلق نبھایا اور ان میں سے بہت سے آپ کو اپنی بڑی بہن کی طرح سمجھتے تھے اور آپ اس حلقہ میں رابطہ کا اہم ذریعہ تھیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود کے بہت سے نوجوان اپنی تعلیم کے سلسلہ میں آپ کے ہاں مقیم رہے اور آپ نے اپنے بچوں کی طرح ان کو اپنے گھر میں رکھا۔ آپ جماعتی تاریخ کے بہت سے اہم واقعات کی عینی شاہد تھیں۔ جب کم عمر رشتہ دار آپ سے ملاقات کے لئے آتے تو آپ خاص طور پر حضرت اماں جان اور حضرت مصلح موعود کی مبارک زندگی کے منفرد واقعات بہت سادگی سے سناتیں۔ بہت سے تاریخی واقعات ایسے تھے جو شاید کسی بھی کتاب میں درج نہ ہوں لیکن سینکڑوں احباب نے انہیں آپ سے سنا اور اپنی یادوں میں محفوظ کرلیا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو کشائش عطا فرمائی تھی، آپ آخری ایام تک اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتی رہیں۔ جماعت کے طبی اداروں میں شروع ہونے والے منصوبوں کے لیے آپ نے فراخدلی سے عطایا دیئے۔ اور آخری دنوں میں بھی یہ معلومات حاصل کرتی رہیں کہ مزید کس منصوبے کو مالی اعانت کی ضرورت ہے۔ آپ نے اپنے خاوند مکرم نواب عباس احمد خان صاحب کی وفات کے بعد نظارت تعلیم کی وساطت سے ان کے نام پر طلباء کے لئے وظیفہ کا اجراء کیا۔ کچھ عرصہ سے ٹانگ کے فریکچر کی وجہ سے آپ چل پھر نہیں سکتی تھیں لیکن بظاہر طبیعت میں بہتری آرہی تھی کہ 31/اگست 2015ء کو رات کو آپ کی طبیعت اچانک خراب ہوئی اور آپ خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

آپ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے صاحبزادوں میں مکرم فاروق احمد خان صاحب اور مکرم فرخ احمد خان صاحب پاکستان میں، اور مکرم انصر الیاس احمد خان صاحب امریکہ میں اور مکرم سلمان احمد خان صاحب برطانیہ میں مقیم ہیں۔ آپ کی صاحبزادی مکرمہ منصورہ باسمہ صاحبہ مکرم حمید الرحمٰن صاحب کی اہلیہ ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے مکرم جعفر احمد خان صاحب آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 7: نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم حافظ سعود احمد صاحب

مکرم حافظ سعود احمد صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ مورخہ 14 مئی 2015ء کو 30 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نیک سیرت، ہنس مکھ، بہت ملنسار اور ہر دلعزیز خادم تھے۔ 1999ء میں قرآن کریم حفظ کیا۔ لاہور اور ربوہ کی مختلف بیوت الذکر میں نماز تراویح پڑھانے کی توفیق ملی۔ 2006ء سے بطور کارکن درجہ دوم دفتر خزانہ میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ جنت النساء بیگم صاحبہ

مکرمہ جنت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی غفور احمد صاحب نصیر آباد ربوہ مورخہ 25 دسمبر 2014ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو بطور صدر حلقہ خدمت کی توفیق ملی اور بہت سے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے روشناس کروایا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار خاتون تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک فطرت اور بہت اچھے اخلاق کی مالک تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ

مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ مورخہ 20 جنوری 2014ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازی اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کیا کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا اور غیر از جماعت احباب کو دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔

مکرمہ مصورہ وسیم صاحبہ

مکرمہ مصورہ وسیم صاحبہ بنت مکرم مولوی نذر محمد صاحب ربوہ مورخہ 23 جون 2015ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کو کچھ عرصہ لجنہ کی سیکرٹری ناصرات کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ آپ کی وفات جرمنی میں ہوئی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ فاطمہ اصغر ابڑو صاحبہ

مکرمہ فاطمہ اصغر ابڑو صاحبہ اہلیہ مکرم علی اصغر ابڑو صاحب حیدرآباد مورخہ 19 جولائی 2015ء کو ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پروگرام

6 ستمبر 2015ء

12:50 am	World News
1:05 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء
5:05 am	World News
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
6:05 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے
7:35 am	Story Time
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء
9:10 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:40 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	بستان وقف نو
1:00 pm	Faith Matters
2:00 pm	سوال وجواب 27 مئی 1989ء
3:00 pm	انڈونیشن سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
8:15 pm	بستان وقف نو
9:10 pm	سیرت صحابیات رسول اللہؐ
10:00 pm	Kids Time
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	World News
11:30 pm	بستان وقف نو

خوشخبری
سیل سیل سیل
مورخہ 4 ستمبر بروز جمعۃ المبارک سے آغاز سیل میلہ
جمعہ کے روز سیل میلہ
بچگانہ مردانہ لیڈیز
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 3 ستمبر

طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:33

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 ستمبر 2015ء

6:15 am	جلسہ سالانہ یوکے 2015ء
7:20 am	دینی وفقہی مسائل
	مشاعرہ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کا خطاب برموقع بیت الخدیجہ کی افتتاحی تقریب 16۔ اکتوبر 2008ء
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
6:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔ اگست 2015ء
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	الحوار المباشر Live

WARDA فیبرکس
نو پرافٹ نو لاس کی بنیاد پر
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
سیل کے آخری 15 دن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائزر
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔
0332-7075184
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

FR-10